۲۰؍ جون ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی آیات ۲۸۵ تا ۲۸۷ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس سورۃ میں بہت سی باتیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کو بتائی ہیں۔ پہلے یہ بتایا کہ یہ کتاب تمہارے لئے ہلاکت نہیں بلکہ ہدایت ہے۔ ایمان لاؤ۔ نمازیں ٹھیک کرو۔ اللہ کی راہ میں دو۔ منافق نہ بنو۔ خدا کے تم پر بہت احسان ہیں۔ اگر وہ ناراض ہو گا تو پھر تمہارا نہ کوئی سفارشی ہو گا' نہ ناصرو مددگار۔ نہ جرمانہ دے کر چھوٹ سکو گے۔ پھر فرماتا ہے بہت سے لوگ ہیں جن پر ہم انعام کرتے ہیں مگر وہ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو بارگاہ ایزدی سے بہت دور لے جاتے ہیں۔ یہ بیان کر کے ایک اور گروہ کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ کا بڑا فرمانبردار ہے۔ اس ضمن میں جناب الٰہی نے فرمایا کہ تم متوجہ الی اللہ رہو۔ یکجہتی حاصل کرو۔ پھر حج کے احکام' روزے کے احکام' گھر کے معاملات کے متعلق ضروری مسئلے بتاتے ہوئے صدقہ خیرات کی طرف متوجہ کیا۔ لین دین کے مسائل بیان کئے۔ بیاج اور سود سے منع کیا۔ پھر فرمایا تم سمجھتے بھی ہو زمین و آسمان میں ہماری سلطنت ہے۔ تم ہماری شریعت کی خلاف ورزی کر کے سکھ نہیں پا سکتے۔

دیکھو ہم جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے خوب جانتے ہیں اور اس کا حساب تم سے لیں گے۔ بہت سے لوگ ہیں جن کو روپیہ مل جائے وہ تیس مار خان بن بیٹھتے ہیں۔ ان کو واضح رہے کہ حساب ہو گا اور ضرور ہو گا۔

ذرا تم اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ اٹھارہ برس کے بعد ہی سے سہی' آج تک اپنے نفس کے عیش و آرام کے لیے کس قدر کوشش کی ہے اور اپنی بیوی بچوں کے لیے کیسے کیسے مصائب جھیلے ہیں اور خدا کو کہاں تک راضی کیا۔ سوچو! اپنے ذاتی و دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے کتنی کوششیں کرتے ہو اور اس کے مقابلہ میں الٰہی احکام کی نگہداشت کس حد تک کرتے ہو۔

(ایک مخلص لڑکا پنکھا کر رہا تھا اسے فرمایا) کہ چھوڑ دو۔ اس طرح سننے میں حرج ہوتا ہے۔ ایسی باتوں کا مجھے خیال تک نہیں ہوتا اور میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ خدا کے فضل سے تمہارے سلام کا' تمہاری نذر و نیاز کا' تمہاری تعظیم کا ہرگز محتاج نہیں۔ میری تو یہ حالت ہے کہ میں جمعہ کے لئے نہا رہا تھا۔ نفس کا محاسبہ کرنے لگا اور اس خیال میں ایسا محو ہوا کہ بہت وقت گزر گیا۔ آخر میری بیوی نے مجھے آواز دی کہ نماز کا وقت تنگ ہوتا جاتا ہے۔ وقت کا یہ حال اور ہم ہیں کہ ننگ دھڑنگ بیٹھے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (البقرۃ:۲۸۵) کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اگر میری بیوی مجھے یاد نہ دلاتی تو ممکن تھا اسی حالت میں شام ہو جاتی۔

غرض تم لوگ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں جانتا ہے اور ایک دن تمہارا حساب ہو گا۔ خود حساب دینا ہی ایک خطرناک معاملہ ہے۔ پاس کرنا اور ناکام رہنا تو دوسری بات ہے۔ جو تقویٰ کی راہ پر چلا اسے بخش دے گا اور جو گمراہ ہیں ان کو عذاب ہو گا۔ ہمارا رسول اور دوسرے مومن تو اس طریق پر چلتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ فرشتوں کی نیک تحریکیں مانتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں کرتے۔ یعنی یوں نہیں کہ کسی کو مان لیا اور کسی کو نہ مانا۔ پھر ان کی گفتار' ان کے کردار سے کیا نکلتا ہے؟ (قَالُوْا کے معنے بتایا زبان سے یا اپنے کاموں سے) سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ثابت کرتے ہیں۔ نہ صرف وہ اپنی زبان بلکہ اپنے اعمال سے دکھاتے ہیں کہ باتیں سنیں اور ہم فرمانبردار ہیں۔ تیری مغفرت طلب کرتے ہیں۔ تیرے حضور ہم نے جانا ہے۔ اے مولا! تو ہی ہمیں طاقت عطا فرما اور ہمارے نسیان و خطا کا مواخذہ نہ کر۔ ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے برداشت نہ ہو سکیں۔

یہ دعا مومنوں کی ہے۔ تم یہی مانگا کرو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ہر وقت جناب الٰہی سے مغفرت طلب کرتے رہو اور اسی کو اپنا والی اور ناصر جانو۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو سمجھانے والے کے

سمجھانے کی برداشت نہیں۔ وہ اپنے خیالات کے اندر ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی قسم کی بے پرواہی اور تکبر کا نتیجہ ہے کہ کفار نے تمہاری سلطنتیں لے لیں۔ اگر تم پورے غور سے خدا کی بادشاہت اپنے اوپر مان لیتے اور مومن بنتے تو کفار کے قبضہ میں نہ آتے۔ اللہ بڑا بے پروا ہے۔ اسے فرمانبرداری پسند ہے۔ خدا تعالیٰ آسودگی بخشے تو متکبر نہ بنو۔ لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کے اپنے گھروں میں بیٹیاں ہیں جو دوسرے گھروں میں جانے والی ہیں۔ جو سلوک تم نہیں چاہتے کہ ہم سے ہو وہ غیروں سے کیوں کرو۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو اور خدا کے فرمانبردار بننے کی کوشش کرو۔ اللہ تمہیں توفیق بخشے۔

(الفضل جلد ۱ نمبر ۲---۲۵ر جون ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆